السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک اعتدال پسند مسلمان لڑکی ہوں اور حسب استطاعت اسلامی تعلیمات پر عمل بھی کرتی ہوں نہ تو شراب نوشی کرتی ہوں اور نہ ہی سگریٹ نوشی اور ڈانس کلبوں میں بھی نہیں جاتی اور نہ ہی غیر مردوں سے میل جول ہے میں اب شادی کے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہوں اور والدین شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن میرے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ جتنے بھی رشتے آرہے ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ بھی شادی کرنے کی موافقت کروں کیونکہ ان سب لڑکوں کا ماضی بہت غلط قسم کا رہا ہے ۔ لڑکیوں سے تعلقات تھے یا پھر وہ ڈانس کلبوں میں جاتے رہتے تھے ان میں سے اکثر نوجوانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اپنے ماضی کو چھوڑ چکے ہیں اور ان میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے لیکن میرے خیال میں اس قسم کے معاملات کا مستقبل پر اثر ضرور ہوتا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام تو مکمل طور پر اعتدال کا دین ہے اور اسلامی تعلیمات پر عمل اور حرام کاموں سے اجتناب ایک ایسا امر ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو کوئی اختیار نہیں کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر واجب کیا ہے ۔ موجودہ دور میں فتنے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں اور بات یہاں تک جا پہنچی ہے کہ جو شخص کچھ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرتا اور بعض واجبات پر عمل کرتا ہو اسے سنجیدہ اور متشدد شمار کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا صرف اور صرف لوگوں میں دینی انحراف اور کثرت سے گناہ میں پڑنے اور شرعی واجبات ترک کرنے کی وجہ سے ہوا ہے ۔

ہم تو آپ کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں اور یہ لائق صد تحسین ہے کہ آپ اس گندے (یورپی معاشرے میں رہتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ آپ جو کچھ کر رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء مومن لوگوں کو بہت زیادہ پسند ہے لیکن یہ کام شیطان کو بہت ہی برا اور غصہ دلانے والا ہے اور اسی طرح شیطانی انسان بھی اس سے نفرت کرتے ہیں ۔ آپ کا صالح خاوند اختیار کرنا بھی ایک شرعاً مطلوب کام ہے لیکن ایسا کرنا آپ کے لائق نہیں کہ جس کے دین اور اچھے اخلاق کا علم ہو جائے مگر اس کا ماضی خراب ہونے کی وجہ سے اسے رد کر دینا اور اس سے شادی نہ کرنا ۔ کیونکہ جس انسان نے اپنے ماضی سے توبہ کر لی ہو اسے اس کے ماضی کی عار نہیں دلائی جا سکتی اور نہ ہی اس پر ماضی کی وجہ سے کوئی عیب لگایا جا سکتا ہے اور پھر اگر وہ شادی کی رغبت کے ساتھ آپ کو شادی کا پیغام دیتا ہے تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے ۔

"التائب من الذنب كمن لا ذنب له"

"گناہوں سے توبہ کرنے والا تو ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو ۔" (حسن : صحیح ابن ماجہ ابن ماجہ 4250 ۔ کتاب الذھد : باب ذکر التوبہ صحیح الجامع الصغیر 3008 ۔ صحیح الترغیب 3145 ۔ کتاب التوبہ والزھد : باب الترغیب فی التوبہ والمبادرۃ بہا ۔)

لیکن اگر کسی کے بارے میں یہ علم ہو کہ اس کا ماضی بہت ہی برا گزرا ہے اور وہ معاصی کا مرتکب رہا ہے اور اب اس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ وہ اپنے ماضی میں کیے ہوئے گناہوں سے توبہ کر چکا ہے یا نہیں اور اس نے اپنے گناہ چھوڑے ہیں یا نہیں تو اس طرح کے شخص پر اس کے دین اور اخلاق میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اور ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے کی موافقت نہیں کرنی چاہیے ۔

کسی انسان کا اپنی منگیتر یا اس کے اولیاء کو یہ کہنا کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے اور اب اس میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے اس پر بھروسے کے لیے کافی نہیں بلکہ اس قول وفعل کی تحقیق کی جائے گی کہ آیا واقعتاً وہ اپنے قول میں سچا ہے ۔ جب اس کے بارے میں پختہ علم ہو جائے کہ وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے پھر یہ یقین ہو جائے کہ برائی ترک کر چکا ہے تو پھر اس سے شادی کی جائے ۔ اس لیے آپ کوئی نیک اور صالح شخص تلاش کریں خواہ اس کا ماضی کیسا ہی ہو ۔ آپ اسے رد نہ کریں اور ہر اس شخص کو جس کے بارے میں یہ علم ہو جائے کہ اس کا ماضی شر وفساد میں گزرا ہے اور ابھی تک اس نے ایسے کاموں کو ترک نہیں کیا قبول نہ کریں اور اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیں ۔

اس لیے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ دین دار عورت کو ترجیح دے اسی طرح عورت کے اولیاء کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو ۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو گا ۔" (حسن ارواء الغلل 1868 ۔ ترمذی 1084 ۔ کتاب النکاح باب ماجاء اذا جاء کم من ترضون دینہ فزوجوہ ابن ماجہ 1967 کتاب النکاح : باب الاکفاء)

فساد سے مراد یہی ہے کہ اگر تم اپنی بچی کے لیے صرف مالدار حسب نسب والا اور خوبصورت لڑکا ہی تلاش کرو گے تو پھر تمہاری اکثر عورتیں بغیر شادی کے ہی بیٹھی رہیں گی ۔ اور اکثر مرد بغیر عورتوں کے رہیں گے جس سے زنا کا فتنہ زیادہ پھیلے گا ۔

مزید برآں آپ یہ بھی دیکھیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے اکثر تو دور جاہلیت میں مشرک تھے اور پھر بعد میں مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام پر اچھی طرح کاربند رہے اور شادیاں بھی کیں لیکن انہیں اس دلیل کی وجہ سے رد نہیں کیا گیا کہ ان کا ماضی اچھا نہیں تھا لہٰذا مرد کی حالت وہ معتبر ہو گی جس پر وہ موجودہ وقت میں کاربند ہے ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کو صالح اور نیک خاوند عطا فرمائے اوراس میں آپ کے لیے آسانی پیدا کرے ۔ (آمین یا رب العالمین) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص208

محدث فتویٰ